"صفحہ 15 پر بار بار تیرہ دفعہ ایک ہی نامناسب لفظ چوہڑا یا چوہڑوں کی رٹ لگائی گئی ہے جو مسیحیوں کے لیے بہت عرصہ پیشتر سے متروک ہوچکا ہے۔ مگر پھر بھی بار بار دہرایا گیا ہے... ایسا گھٹیا لفظ استعمال کر کے پنجابی مسیحیوں کی خوب پگڑی اچھالی گئی ہے۔ نیز اس پر طرّہ یہ کہ ان کی اقسام اور کام کاج کے سلسلہ کو بھی ظاہر کیا گیا ہے جن کی چنداں ضرورت نہ تھی....

....آج تک کسی بھی تاریخ دان یا ادیب یا شاعر نے اپنی تحریر میں ایسا ناپسندیدہ متروک لفظ استعمال نہیں کیا۔ (ملاحظہ کیجیے: مریم صدیقہ کیپوچن برادری کے جشن کا سووینئر صد سالہ 1889-1989ء اور کیپوچن برادری کا خصوصی صد سالہ جوبلی نمبر۔) جن میں سب اصحاب نے ان کے لیے لفظ غریب، پسماندہ یا ادنیٰ طبقے کے لوگ استعمال کیا ہے..." (پندرہ روزہ کاتھولک نقیب، لاہور۔ یکم تا 15 نومبر 1991ء، ص 20)

مسیحی سیاسی جماعتیں: ایک مسیحی کی نظر میں

"پاکستان میں مسیحی تشخص کی جدوجہد" کی حالیہ قسط میں سیاسی جماعتوں کے حوالے سے مضمون نگار جناب جوزف ارشد نے یہ تبصرہ کیا ہے:

"مسیحی [اسمبلیوں کے انتخابات کے ساتھ] ضلع کونسل شپ کے انتخابات میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ اسی طرح وہ میونسپل کارپوریشن کے انتخابات میں بھی حصہ لیتے ہیں لیکن پھر بھی حقیقی معنوں میں مسیحیوں کی زندگی میں سیاسی میدان میں کوئی بھی نمایاں شناخت کا حامل نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سیاسی زندگی میں مسیحی مسلسل جدوجہد میں مصروف ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں مسیحیوں کو سیاسی میدان میں کبھی بھی حمایت حاصل نہیں ہوئی۔ ابھی تک یہاں کوئی جانی پہچانی سیاسی پارٹیاں نہیں اور اگر ہیں بھی تو وہ برادری کی سطح پر ہیں۔" (پندرہ روزہ کاتھولک نقیب، لاہور۔ یکم تا 15 نومبر 1991ء)